السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے مسجدچھاؤنی میں بنوائی اوراسے ایک متولی مسکین کودے دی اورکہاکہ تم اس کی باختیارخودخدمت کروجب چھاؤنی اس جگہ سے انگریزوں نے توڑڈالی اور مسجد بھی ساتھ ہی ٹوٹ گئی اورمتولی نان ونفقہ سے تنگ ہے جوعملہ مسجدمذکورکاملے اس کوفروخت کرکےاپنے کام میں لائے یانہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ مسجدمذکورکوجوانگریزوں کے منہدم کردیا ہے حقیقت میں وہ مسجد حکم مسجد کانہیں رکھتی، کیونکہ بنااس کی سرکاری زمین یعنی چھاؤنی کی زمین پر تھی۔ توبقاء حق العبادساتھ اس کے متعلق تھا، پس وہ مسجد خالصتاً للہ نہ ہوئی تواس حالت میں بیع عملہ کی واسطے مالک کے جائز ہے شرعاً جیساکہ ہدایہ سے واضح ہے: ومن[1] جعل مسجداتحتہ سرداب اوفوقہ بیت وجعل باب المسجدالی الطریق وعزلہ عن ملکہ فلہ انبیعہ وان مات یورث عنہ لانہ لم یخلص للہ تعالیٰ لبقاء حق العبد متعلقابہ کذافی الھدایة۔ پس اوّل مستحق اس عملہ کا مالک ہے اوروہ جو مرگیا ہوتووارث اس کے مستحق ہوں گے اورجووہ بھی نہ ہوں مرگئے ہوں توبلاشک متولی مسکین عملہ مذکورکو فروخت کرکےاپنے کام میں لائے۔ واللہ اعلم الصواب۔ حررہ سید محمد شریف حسین عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] اگرکوئی مسجد بنائے اوراس کےنیچے اس کاتہ خانہ ہویااوپرکوئی مکان ہواوراس نے مسجد کادروازہ راستہ کی طرف کھول دیا ہواوراپنی ملکیت سے الگ کردیا ہوتواس کوحق پہنچتا ہے کہ اس مسجد کوبیچ سکے اگروہ مرجائے تووہ ورثہ میں چلی جائے گی کیونکہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کےلیے نہیں ہے، اس کے ساتھ بندے کاحق ابھی تک متعلق ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01